باغی کون؟

الرد العلمی علی عبد الطیف الکندی
فی حدیث "من شذ شذ فی النار"

ترتیب: مفتی عبد الرؤف گلاب
سابقہ آرگنائزر: جمعیت اہل حدیث جموں وکشمیر
سابقہ ناظم تبلیغ: جمعیت غربائے اہل حدیث جموں وکشمیر

ناشر
دفاع جمعیت اہل حدیث
حلقہ النور کالونی چھانہ پورہ سرینگر کشمیر

نام کتاب : باغی کون؟

(الرد علمی علی عبد الطیف الکندی)

تالیف : مفتی عبدالرؤف گلاب

قیمت : ۲۰ روپیہ

تعداد : گیارہ سو

ناشر : دفاع جمعیت اہل حدیث

حلقہ النور کالونی چھانہ پورہ

ملنے کے پتے

۱۔ دار الھدیٰ نیو قاضی باغ اسلام آباد کشمیر

۲۔ دفاع جمعیت اہل حدیث دفتر پدے پورہ

۳۔ علی گڈھ عطر ہاوس کاڈ کدل سرینگر

۴۔ اقراء بیکری نائیک باغ نوگام

۵۔ دفتر تحفظ الایمان النور کالونی چھانہ پورہ

فون نمبر۔ 9469033962

فہرست

☆☆☆

پیش لفظ

شریعت کے اصولوں کی مجھے بس دھن سمائی ہے
حدیث مصطفیٰ مجھ کو جان سے پیاری ہے

آج ہندوستان۔پاکستان۔مصر۔شام اور عرب کے علاوہ پوری دنیا میں حدیث کی کتابوں کی تحقیق وتخریج اور نشر واشاعت کی جو زور دار مہم چل رہی ہے دراصل یہاں اس کی داغ بیل میاں نذیر حسین محدث دہلوی اور نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے ڈالی تھی۔تفصل کیلئے الحیات بعد الممات اور امام یحییٰ خان نوشہری کی "اہل حدیثوں کی تصنیفی خدمات" کا مطالعہ کیا جائے۔اشاعت حدیث کی خدمات میں نذیر حسین دہلوی عرف میاں صاحب کے شاگردوں میں مولانا شمس الحق ڈیانوی کی عون المعبود شرح ابوداوؤدتحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی جیسی بے مثال تصنیفات کے ذریعہ اس روایت کو برقرار رکھا۔ان ہی مبارک ہستیوں کی وجہ سے ہندوستان میں حدیث پر عمل کرنے کا باب کھلا۔ایک زمانہ وہ بھی تھا جب صرف فقہ کی بات ہوتی تھی،فقہ اور اصول فقہ کی کتابیں پڑھائی جاتی تھیں۔منطق اور مناظرہ کے اصول یاد کرائے جاتے۔محدثین نے سمجھایا کہ دین اسلام فقہ میں نہیں بلکہ قرآن اور سنت میں ہے۔اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل فرمائے شیخ محمد ناصرالدین البانی پر جن کو اگر اس دور کا مجدد کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔انہوں نے بہت سے پرانی کتابوں پر، پرانے علمائے کرام کی کتابوں کی مدد سے صحیح و

ضعیف کا حکم لگایا۔آج کے ترقی یافتہ زمانے میں صحیح دین اور حق بات کو ماننے میں تعصب سے اٹھ کر اسلام کے احکام کو جان لیں۔آج کتابیں موجود ہیں۔تحقیق وافتاء میں کام ہو رہا ہے۔آج جمعیت اور جماعت کا فرق بتانے والے راسخ علماء موجود ہیں۔

اس رسالہ کو قرآن وسنت کی روشنی میں مزین کیا گیا ہے۔اور جماعت و جمعیت کے درمیان جو فرق علماء محققین نے کیا ہے اسکی وضاحت بھی تفصیل کے ساتھ کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن وسنت کو سمجھنے کی توفیق دے اور حدیث کی تشریح وتفہیم محدثین کے اصولوں پر کرنیکی توفیق عطاء فرمائے،آمین۔

محمد یوسف پرے

(ایڈوکیٹ)

12 /10/2014

کہاں تھے اور کہاں ہیں

ایک وہ بھی دور تھا کہ عبدالقادر قصوری کے لڑکے محی الدین قصوری نے کالی کٹ میں ''جمعیت دعوت تبلیغ الاسلام'' قائم کیا۔ یہ یتیم خانہ تھا، کالی کٹ میں یتیم زیادہ تھے ماہانہ اس وقت ایک لاکھ روپے یتیم خانہ کو دیتے تھے اور مزید ایک لاکھ روپے جنگ آزادی کیلئے ابوالکلام آزاد کو دیتے تھے۔ دعوت اہل حدیث کا یہ دور اچھا تھا۔ عالمی سطح پر ملت کی فکری۔ ثقافتی اور سیاسی قیادتیں اہل حدیث علماء کے ہاتھوں میں تھیں۔ علمی میدان میں نزیر حسین محدث دہلوی اور نواب صدیق حسن خان۔ سیاسی میدان میں علماء صادق پور۔ مجاہدین پنجاب و بنگال۔ اہم لوگوں میں ابوالکلام آزاد۔ ابولقاسم بنارسی۔ علامہ امرتسری۔ عبدالعزیز میمن۔ ابراہیم سیالکوٹی۔ ہندوستان سے باہر یورپ میں تقی الدین ہلالی۔ مصر میں رشید رضاء۔ محب الدین خطیب۔ احمد محمد شاکر۔ شام میں عبدالرزاق بیطار۔ جمال الدین قاسمی۔ عراق میں محمود آلوسی۔ حجاز و نجد میں عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن آل سعود۔ عمر بن حسن۔ محمد نصیف وغیرہ۔

افسوس آج شہرت یافتہ علماء تضادات کے مریض ہیں ایک طرف چرب زبانی، جوشیلی تقریریں ہیں، لچھے دار خطابات ہیں، نکھرے اور ناٹک ہیں۔ حرام خوری اور خیانت ہے۔ مشکل یہ ہے کہ جی حضوری، حق باطل، ہر ایک کا ساتھ دیتے، ہر ایک کو خوش رکھنے کا مزاج اور گونگے شیطان سماج میں سب سے زیادہ اوچھے اور پر کشش بن گے ہیں۔ عالم کی خودداری دین کے لئے ہے اور اسکی خوداری دین کی طاقت اور دین کا حسن بن جاتی ہے۔

شاید ایسے ہی حالات دیکھ کر پندرویں صدی کے دوسرے سب سے بڑے محدث نے جمیعتوں کا یہ حال دیکھ کر ہی مندرجہ ذیل فتویٰ دیا ہوگا۔

''یہ فتویٰ مقالات حدیث صفحہ نمبر ۲۷۰ حافظ زبیر علی زئی''

اہل حدیث کی جتنی جماعتیں ہیں سب اشتہاری۔تبلیغی اور اجتھادی ہیں۔اس میں کفرو اسلام کے دخول کا مسلہ نہیں ہے۔سب سے بہتر ہے کہ ان تمام سے الگ رہ کر کتاب اور سنت کی دعوت کو عام کریں۔سلف صالحین سے ایسی کاغذی جماعتوں سے اور پارٹیوں میں شمولیت ثابت نہیں ہے۔(ماہ شعبان ۱۴۲۹ھ)

چونکہ ہر ایک میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی اس لئے وہ کسی نیک آدمی یا نیک مخلص لوگوں کے ساتھ رہ کر خدمت دین قدمے۔درمے۔سخنے کرتا رہتا ہے۔اوران نیک علماء کرام کا تعاون کرتا رہتا ہے۔وادی کشمیر میں مولانا انور شوپیانیؒ۔مولانا محمد حسن شیخ الواعظین اور مولانا سید حسین شاہ خانیاری نے اپنے وقت میں کیا ہے

چونکہ یہ لوگ پرہیزگار تھے اوراس حدیث پران کا عمل تھا۔

ترمذی شریف میں حدیث ہے۔دنیا سے بے رغبت بنو۔اللہ تم کو پیار رکھے گا اور انسانوں کے پاس جو ہے خواہش موڑلو۔لوگ تم سے پیار کریں گے(ابن ماجہ)

علماء ومحدثین نے ہر دور میں عالم کی حثیت سے خودداری اور عزت نفس کو پامال نہیں ہونے دیا۔انہوں نے دعوت دین کوانجام دینے کے لئے ضروری سمجھا۔

ظالموں کے ظلم سے۔دربدر کئے گئے مگر وقار علم کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔

مولانا انور شوپیانی کی زندہ گانی سے سبق حاصل کرو۔سید حسین شاہ نے شوپیان ہجرت کی۔مجدد دین مولانا انور شاہ کے پہلے استاد بقول سلام الدین شاہ کے سید حسین شاہ ہی تھے(ایڈیٹر ظہور اسلام)ان کا یہ شاگرد استاد سے بازی لے گیا۔لداخ۔ڈوڈہ کا پیدل سفر کیا اور جب دنیا سے چلے گئے تو نہ کوئی بنگلہ بنایا تھا نہ ہی کوئی باغ حالانکہ شوپیان کے سیب دنیا بھر میں مشہور ہیں۔

کرن رتو وعظ منز شہرن تہ گامن۔ پرتو حق کھوژنہ گراون تہ پامن

غرض تم ان جوانی تا بہ پیری۔ کرن عمرا بسر اندر فقیری

ان کی کتابیں پڑھ کر آج بھی روح تازہ ہوتی ہے۔دیوان انور۔نصیحۃ النسواں وغیرہ۔ گلدستہ انواری۔ حلیماء۔ سلام انور۔ معراج نامہ۔ جنگ احد۔ جنگ بدر۔تعلیم سنت۔ بشارۃ المومنین وغیرہ۔مولانا عبدالغنی شوپیانی نے اپنے والد صاحب کی تصانیف کے متعلق کیا خوب فرمایا ہے۔

تمے پرپر تمے لکھ لکھ لبوم گاش۔ زنگنج دین حق آیم اتھے راش

تمے تصنیف وچھ وچھ چھوس پلیومت۔ کلیومت چھسنہ یاذ حق ہلیومت

(ام المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ ص ۶ مکتبہ ذاالڈگر)

آج کشمیر کی جمعیت ہو یا اصغر علی کی جمعیت ہند ہو، کروڑوں کی جائیدادوں پر قبضہ کر کے اہل حدیث مشن کو تباہ و برباد کر رہے ہیں۔

"عبدالوہاب آرویؒ جونئی سڑک کی چھوٹی سی مسجد میں حاجی محمد صالح اور خواجہ سلیم کے ہاں بغیر کسی تنخواہ یا مصارف قیام و طعام ہفتوں پڑے رہے تھے اور جن کی حیثیت علامہ نذیر احمد رحمانی اور شیخ الحدیث علامہ عبید اللہ مبارکپوری کے استاذ و مربی کی تھی۔ ان کو تو ہوائی جہاز تو دور کی بات ہے ٹرین کے 2nd class کی سواری بھی نصیب نہ ہوتی تھی۔ آج جمعیت کے عہدہ داروں پر ہوائی جہاز کے کرایوں اور دوسرے مصارف سفر کے نام پر کروڑوں روپئے خرچ ہوتے ہیں اور ان کی بیسوں کروڑ کی بلڈنگیں دہلی اور ممبئی جیسے شہروں میں موجود ہیں" (صفحہ ۴۳۴ مجموعہ مقالات مولانا عبدالحمید رحمانی جلد دوم)

مولانا انورؒ نے کریما کے بدلے حلیماء تیار کی کیونکہ جیب میں اس وقت کریما خریدنے کے لئے روپئے نہ تھے۔ راقم اکثر حلیما پڑھتا رہتا ہے۔ فارسی میں توحید اور سنت کے اشعار سے لطف اندوز ہوتا ہوں۔ میں نے محدثین کی دینی خدمات میں انکے لائق فرزند مولانا عبدالغنی شوپیانیؒ کا ذکر کیا ہے کہ کئی بار صرف آنچار سے ہی کھانا کھایا۔ یہ لوگ " کن

فی الدنیا کا انک غریب... سبیل" کا عملی نمونہ تھے۔یہی وجہ ہے آج بھی دینی مدارس میں مولوی عبدالغنی شوپیائیؒ کی نظم "اسلامکس گلا بس بیہ سیئو بہار بیتنا" بطور prayer پڑھی جاتی ہے۔حتیٰ کہ دینی جلسوں میں اسی نظم سے رونق بھری جاتی ہے۔

اتنی لمبی داستان کیوں؟

خداوند یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری اور سلطانی بھی عیاری

مجھے اتنی وضاحت اور اتنے صفحات لکھنے کی ضرورت اس لئے پڑی کیونکہ مولانا عبداللطیف الکندی نے اصغرعلی امام مہدی سے رشتہ جوڑا ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ جس روز مولانا عبدالحمید رحمانی پر دہلی میں سمینار تھا اسی روز یعنی یکم مارچ ۲۰۱۴ء کو رام لیلا گراونڈ میں اصغرعلی امام مہدی (ناظم اعلیٰ پرانی جمعیت اہلحدیث) نے رکھا تھا اور اس کا کنوینز کشمیر کے الکندی کو ہی رکھا۔لگ بھگ کشمیر سے ۲۰۰ لوگ رام لیلاء گراونڈ دیکھنے گئے مگر اصل جلسہ جو ۶ مہینہ پہلے طے ہوا وہاں مشکل سے ۲۰ آدمی جامعہ اسلامیہ سنابل اوکھلا دہلی میں بر بر شاہ جمعیت والے گئے۔

میں لوگوں سے گذارش کرتا ہوں کہ دونوں طرف کے اخبارات دیکھو اور خود فیصلہ کرو۔ پرانی جمعیت کا ترجمان ۱۵ جولائی ۲۰۱۴ء ایک اہم وضاحت پڑھیں اور نئی جمعیت اہلحدیث ہند (جس میں پرانی جمعیت اہلحدیث ہند کے علماء اور ذمہ دار 80% ہیں) ان کا اخبار ترجمان جدید ۱۵ جولائی ۲۰۱۴ء میں مندرجہ ذیل مضامین دیکھیں:۔(۱) فتنے سے نجات حاصل کریں از مولانا عبدالمعید مدنی۔

(۲) مسلک و جماعت اور جمعیت از حکیم اجمل خان۔ مدیر مجلہ اہلحدیث دہلی اور سابقہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند۔انشاءاللہ لوگ دونوں اخبارات کے خریدار بن

جائیں گے اور خیر کا غلبہ کہاں ہیں خود دیکھیں گے۔اور قرآنی آیت

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ (سورہ رعد آیت ۱۷) سو جھاگ تو نکما ہو کر جاتا ہے اور جو چیز لوگوں کے لئے کارآمد ہے سو وہ دنیا میں رہ جاتی ہے۔اللہ اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے۔جس طرح جھاگ کچھ دیر کے لئے اصل چیز کے اوپر نظر آتا ہے اور آخر کار وہ ناکارہ سمجھ کر پھینک ہی دیا جاتا ہے اور اصل چیز باقی رہ جاتی ہے اسی طرح گو باطل چند روز کیلئے حق غالب آجائے مگر انجام کار باطل مغلوب ہو کر ہی رہتا ہے اور حق وثابت باقی رہتا ہے۔

پارہ ۱۳ آیت نمبر ۱۷ ایک بڑی آیت ہے۔اس آیت کے ۱ سے ۶ تک حاشیہ حافظ صلاح الدین یوسف نے احسن البیان صفحہ نمبر ۶۸۳ میں لکھے ہیں۔میں نے صرف آیت کے ایک حصے کا ترجمہ اور تفسیر لکھی یعنی خدا حق و باطل کی مثال دیتا ہے۔جھاگ تو ناکارہ ہو کر چلا جاتا ہے لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی چیز ہے وہ زمین میں ٹھری رہتی ہے۔

سال ۱۹۸۴ سے ۱۹۸۶ تک ہماری جماعت انتشار کی شکار ہوئی کیونکہ وجہ انتشار اتحاد ثلاثہ تھا۔اس لئے وہ اتحاد جلد ہی ختم ہوا۔اسی طرح اتحاد ملت سے پہلے آج اتحاد اہلحدیث کی ضرورت تھی وہ تب ہی ہوتا جب مخلصین کو جماعت میں کام کرنے دیا جاتا اور یہ الیکشن سیاست چھوڑ دی جاتی۔انشاء اللہ اگر لوگوں کو دونوں طرف سننے کا موقع دیا جاتا تو اسی دن بربرشاہ والے اجلاس نہ رکھتے بلکہ خود سننے کے لئے آتے،ورنہ اس کا گناہ ان ہی کی گردن پر ہے اور لوگوں کو بہت دیر تک بیوقوف نہیں بنا سکتے۔اب کشمیر میں بہت سے لوگ "ترجمان جدید جسکے مدیر مسئول صلاح الدین مقبول احمد ہیں" منگواتے ہیں۔اسی خیر خواہی کے جذبہ سے یہ چند صفحات لکھنے پڑے۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

آخیر پر میں دعا کرتا ہوں کہ ہمارے اسلاف نے بہت محنت کر کے جو توحید کا پودا

لگایا، اللہ اس کو قائم و دائیم رکھے۔ مجھے معلوم ہے اکثر لوگوں کو یہ رسالہ پڑھ میرے خلاف مختلف طریقوں سے نفرت پھیلائی جائے گی۔ چونکہ جب دائیرہ کار چند افراد بن جائیں اور جشن و طرب، عیش و آرام، زرگری اور جتھا بندی ہی اصل کام بن جائے، جب حلال اور حرام کی تمیز اٹھ جائے، جب سیاست گری پیشہ بن جائے، جب حاشیہ بردار اور وفادار تیار کئے جائیں تو سوتی قوم کو ہوشیار کرنا فرض کے درجہ میں بن جاتا ہے۔ فرشتہ صفت لوگ کہیں گے یہ رسالہ شایع نہیں کرنا چاہے تھا۔ اس سے انتشار ہوتا ہے۔ پھر انتخاب کیوں کرتے ہو کیا اس سے انتشار اور کرپشن نہیں پھیلتا ہے۔ اگر کسی آدمی کا مال دولت چور لیں گے اور آدمی چلانے لگے۔ چور۔ چور۔ اور ایک آدمی آئے گا کہ چلاؤ نہیں انتشار ہوگا۔ ایسے فرشتہ صفت لوگوں کے نزدیک جھوٹ اور مکر فریب پر چپ رہنا دینداری ہے۔ میں انشاء اللہ اپنی بساط بھر کوشش سے کشمیر کی ۱۰ لاکھ جماعت اہلحدیث کو حق سنا کر کے ہی رہوں گا۔ اس وقت مجھ سے لوگ روٹھ جائیں گے جیسے اتحاد ثلاثہ کے وقت میرے ساتھ ہوا جب میں نے کتاب ”پہلگام سے گاندربل تک براستہ کو کرناگ لکھی“

من شذ۔۔۔حدیث محدثین کی نظر میں

حدیث نمبر ۱۷۳۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ ان الله لا يجمع امتي على ضلالة ويد الله على الجماعة ومن شذ شذ في النار.

مشکوٰۃ شریف تخریج ناصر الدین البانیؒ صفحہ نمبر ۶۱ جز اول۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو اکیلا رہے گا وہ اکیلا ہی دوزخ (جھنم) میں ڈالا جائے گا (ترمذی)

اس حدیث کی شرح میں ناصر الدین البانی نے لکھا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ”وقال حدیث غریب“ پہلا جملہ صحیح ہے۔ حاکم نے صحیح سند سے لایا ہے۔

عبداللہ بن مبارک سے جماعت کے متعلق پوچھا گیا، جواب میں کہا ہم ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔۔۔۔قدمات۔۔۔۔۔۔فلان وفلان، قیل لہ: قدمات فلان وفلان۔ فقال ابوحمزۃ السکری جماعۃ، قال ترمذی: (وابوحمزۃ ھو محمد بن میمون، وکان شیخا صالحا) قلت ھذا المعنی ماخوذ من قول ابن مسعودؓ: الجماعۃ ما وافق الحق وان کنت وحدک، ابن عساکر فی تاریخ دمشق (۱۳/۳۲۲/۲) سند صحیح۔

علامہ زبیر علی زئیؒ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں۔ یہ حدیث ترمذی میں ہے اور حدیث نمبر ۲۱۶۷ ہے۔ حدیث غریب اور سند کمزور (ضعیف) ہے، دوسرا ٹکڑا صحیح ہے (ید اللہ علی الجماعۃ) کتاب ایمان۔ اعتصام بالکتاب والسنۃ۔ باب دوم:

اجماع گو کہتے ہیں جمہور ناس کو
حق پرہو ایک ہی تو جماعت سے کم نہیں

اس شعر کو ایک عربی شاعر نے اس مفہوم میں ادا کیا۔

تعیرنا انا قلیل عدیدنا = فقلت لھا ان الکرام قلیل

ہم کو کمی تعداد کا طعنہ دیتے ہو میں کہتا ہوں کہ مہذب اور شریف لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔

اسکے ساتھ دوسری حدیث جسکے راوی ابن عمرؓ ہے۔

"اتبعو السواد الاعظم فانہ من شَذ شُذ فی النار۔ بڑی جماعت کی پیروی کرو۔ جو جماعت سے الگ رہا وہ دوزخ میں جائیگا۔ ابن ماجہ نے حضرت انسؓ سے اس کو روایت کیا ناصر الدین البانی نے اس کو ضعیف جدا لکھا ہے

غرض یہ دونوں حدیثیں محدثین کے ہاں ضعیف ہیں۔

اسی طرح اور ایک حدیث ہے کہ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے مثل بکری کے بھیڑے کے۔۔ اور لازم پکڑو جماعت کو (مسند احمد) یہ بھی ضعیف ہے۔ دیکھو مشکوۃ صفحہ نمبر ۲۵ حاشیہ نمبر ۴۔ فی "المسند" ۵/۲۴۳ بسند ضعیف فیہ "رجل لم یسم"

وعمر بن ابراہیم عن قتادۃ ضعیف۔ اسی طرح اور ایک حدیث جو مشکوۃ باب الثالث حدیث نمبر ۱۸۵۔ "من فاروق الجماعة شبراً فقد خلع رقبة الاسلام من عنقه" (احمد۔ابوداوٗد) اس حدیث میں خالد بن دھبان جمھول ہے لیکن حدیث صحیح ہے بہت سے شواہد کے ملنے سے۔

جمعیت یا جماعت

یہ جماعت کون ہے (یہ جمعیت نہیں ہے) جماعت اور جمعیت میں فرق ہے یہ جماعت تبلیغ ہے۔ یہ جماعت اسلامی ہے۔ یہ جماعت غربائے اہلحدیث ہے۔ یہ جماعت احمد یہ (قادیانی) ہے۔ یہ جماعت تحریک خاکسار ہے۔ کس کے ساتھ "یداللہ" خدا کا ہاتھ ہے۔ ہر ایک دعویٰ کرتا ہے۔ کہ ہم ہی حق پر ہیں۔ ایک دور میں جب حنفیوں نے کہا کہ ہم اکثریت میں ہیں اس لئے "اتبعو السواداعظم" بڑی جماعت کی پیروی کرو تو علامہ ثنا اللہ امرتسریؒ نے ۴ قسطوں میں اہلحدیث امرتسر میں اس کا جواب دیا تھا۔ جو پڑھنے کے لائق ہے۔

الدین النصیحۃ

پہلے محترم جناب ڈاکٹر عبدالطیف الکندی جو صحیح اور ضعیف کا ٹھیکہ لئے ہوئے ہیں۔ اس حدیث کی وضاحت کرنی چاہے کہ حدیث "من شذ" ضعیف ہے۔ اس کا صرف دوسرا حصہ "یداللہ علی الجماعۃ" صحیح ہے۔ اتنے عالم ہو کر جمعیت اور جماعت کا فرق نہیں کیا۔ باغی ہونے کا فتویٰ دینے سے پہلے آپ کو "الدین النصیحہ" کے تحت اگر صدر غلام نبی پرے صاحب کو نہیں کم از کم سرپرست اعلیٰ دفاع جمعیت اہلحدیث مولانا محمد مقبول آکھرنی اور سابقہ صدر مولانا محمد عبداللہ طاری کو اپنے گھر بلاتے۔ یہ جمعیت کے صدر بھی رہ چکے ہیں اور

اپنے ہی مسلک کے آدمی تھے جب تم خود دوسری سیاسی لوگوں کی دعوتوں پر جاتے ہو، تو ان کو بغاوت کا فتویٰ دینے سے پہلے سمجھاتے۔ شاید یہ صفحات پھر لکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

پرانے مخلص علماء بیٹھ کر مسایل کا حل نکالتے تھے۔

مرحوم حالیؒ نے کیا خوب لکھا ہے۔؎

اگر اختلاف ان میں باہم دگر تھا
تو بالکل مدار انکا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا
خلاف آشتی سے خوش آئیندہ تر تھا
یہ تھی موج پہلی اس آزادگی کی
ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ گیتی

ان ہی لوگوں نے آپ کو اس قابل بنایا کہ تم مدینہ پہنچ گئے۔ ان ہی لوگوں نے الکلیۃ السّلفیہ کے ذریعے یہاں تعلیم کا انتظام کیا۔ اب آپ ان کو ہی حدیث کا درس دیتے ہو۔

اعلمه البرماية كل يوم = فلما اشد ساعده رمانى

میں روزانہ اس کو تیر اندازی سکھاتا ہوں۔ جب بازو مضبوط ہوا تو مجھکو ہی تیر کا نشانہ بنایا۔

محترم الکندی صاحب اگر آپ کو جمعیت اور جماعت کا فرق معلوم نہ تھا۔ تو اپنے دوست (عبدالمعید مدنی ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث ہند) سے پوچھتے انہوں نے اپنے ایک رسالہ میں اس بات کو سمجھایا۔

جمعیت کے متعلق ایک شکل یہ بھی ہے کہ لوگ جماعت اور جمعیت کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔ جماعت قرآن وسنت کے اصول پر قائم ہے اور جمعیت جماعت کے فروغ اور تحفظ کیلئے ہے اس سے وابستہ لوگوں کے دینی و دنیوی مصالح کے تحقیق کے لئے ہے۔

جمعیت ایک تنظیم ہے جسکو ہم بناتے بگاڑتے رہتے ہیں اور ایک دستور کے ذریعے کچھ لوگوں کے ذریعے اسے چلاتے ہیں۔ یہ تنظیم تعاونو اعلی البر والتقویٰ کی بنیاد پر چلتی ہے۔اور جماعت اصول و منہج پر قائم ہے اسے ماننا لابدی ہے اور آجکے افکار و نظریات کے ہراج میں اس وابستگی عین لازم ہے۔

جمعیۃ کی حیثیت اگر جماعت (jammait) کی ہوتی تو دستور بنانے کی ضرورت نہ ہوتی اور تنظیم کاری کی ضرورت نہ ہوتی، الیکشن کرنے اور مردم شماری کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔انتخاب کی ضرورت نہ ہوتی۔

یہی مشکل ہے کہ تنظیم پر نفقد جماعت پر نفقد مانا جاتا ہے۔اور حساسیت پھیلتی ہے۔ غیرت کی بات ہوتی ہے تو انتشار کا خدشہ لاحق ہوتا ہے اور بلا وجہ حساسیت پھیلائی جاتی ہے۔(قرارداد مذمت ص ۲۴۔عبدالمعید مدنی)

جمعیت ہے، خلافت نہیں

اس دور کی ہر چیز الٹی نظر آتی ہے
لیلیٰ نظر آتا ہے، مجنون نظر آتی ہے
ستم در پردہ بظاہر پیار کرتے ہو
حقیقت میں غلط الفت کا تم اقرار کرتے ہو

بد قسمتی سے عام لوگوں کو یہ تاثر دیا گیا ہے کہ جمعیت (خلافت) کے ہم معنیٰ ہے اسی وجہ سے چند سال پہلے میں نے ایک رسالہ غلام محمد بیگ" اور محترم محمد مقبول آکھرنی اور مولانا تنویر احمد وانی، جو بیار کے مشورہ پر لکھا تھا جسکا نام "سراج المنیر بجواب اطاعت امیر" تھا۔

میرے رسالہ کے جواب میں جو لکھا گیا وہ یہی تھا کہ صدر جمعیت کو خلیفہ کا مقام دیا گیا۔ یہ دوسری بات ہے کہ خلیفہ کا الیکشن نہیں ہوتا، سال پہلے جوڑ توڑ کی سیاست وغیرہ نہیں

ہوتی، یہ بات اس حد تک پہنچی ہے کہ مولانا عبدالمنان دلیا جو بہت بڑے مقرر ہیں انہوں نے اپنی پیاری بوڑھی ماں کا جنازہ خود نہیں پڑھایا کیونکہ امیر جمعیت (مولانا غلام رسول آکھرنی) موجود تھے۔ میرے بہت سے دوست مجھے بلانا چاہتے ہیں مگر ڈرتے ہیں کہ (Explanation) نکلے گی۔ میں انکے نام لکھتا شاید وہ پریشان ہوجائیں گے اس لئے نہیں لکھوں گا۔ خلافت اور بادشاہت پر ایک رسالہ بھی ۲۰ سال پہلے لکھا۔ تفصیل کے لئے حافظ صلاح الدین یوسف کی کتاب "خلافت اور ملوکیت تاریخ اور شرح کے آئینہ میں" دیکھیں۔۔ مختصراً اس وقت عرض کروں گا۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو فرمایا گیا:۔

یاداؤد انا جعلناك خليفة فى الارض فاحكم بين الناس بالحق- اے داود ہم نے تجھ کو زمین میں خلیفہ بنایا پس تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔

اس آیت میں دو لفظ words قابل غور ہیں۔ ایک خلیفہ بنایا اور اس پرف لاکر انصاف سے حکومت کرنے کا حکم دینا۔ یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ خلافت کی فرح سیاست وحکومت ہے۔ پس جس خلافت میں حکومت نہ ہو وہ اس طرح کی مصداق ہے۔

؎ شیر قالین دگراست وشیر نیستان دگراست (اہل حدیث یکم جون ۱۹۱۷)

جب خلافت نہیں ہے تو ایک سال پہلے ہی پی۔ ڈی۔ پی، نیشنل اور کانگرس والوں کی طرح الیکشن مہم چلانا۔ مختلف لوگوں کے ہاں اس سلسلے اور دعوتیں کھانا کیا معنیٰ رکھتا ہے۔ جیت جانے پر پرانے جنہوں نے تین سال صدارت کی ان کو مشاورت سے ہی خارج کرانا۔ ان کو عہدہ دینا تو دور کی بات ہے۔ ایک صاحب نے مجھے کہا کہ سابقہ پرنسپل مولوی جمال الدین اثری کو مشاورت میں کیا، شوریٰ کا ممبر بھی نہیں رکھا گیا۔ ایسی بہت باتیں اگر سنیں تو شرم سے سر جھک جاتا ہے۔ اگر گویم زبان سوزد۔۔ اور بقول ناظم اعلیٰ جمعیت اہلحدیث ہند مولانا عبدالمعید مدنی کے:

ایک دو زخم نہیں سارا بدن ہے چھلنی
درد بیچارہ پریشان ہے کہاں سے اٹھے

مولانا زبیر علی زئی کا فتویٰ ہے کہ کاغذی تنظیمیں بنانا اور اپنی اپنی پارٹی کا امیر بن کر بیٹھ جانا اور پھر یہ دعویٰ کرنا کہ جس نے ہمارے امیر یا امام کی بیعت نہ کی وہ جاہلیت کی موت مر جائے گا۔ بہت بڑا دھوکہ اور فراڈ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مسلمانوں کو کاغذی و نام نہاد تنظیموں، پارٹیوں اور کاغذی امیروں سے محفوظ رکھے

جو خلافت و امارت کبریٰ والی رویات و دلایل کو اپنے آپ پر فٹ کر دیتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ تجھے کیا پتہ ہے کہ امام کسے کہتے ہیں؟

جس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہو جائے، ہر آدمی یہی کہے کہ یہ امام (خلیفہ) ہے

(فتاویٰ علمیہ المعروف توضیح الاحکام جلد اول صفحہ نمبر ۶۵۲ از زبیر علی زئی)

دیکھو فرقہ مسعودیہ والے غیروں کو کافر کہتے ہیں۔

"دیکھو احمدیہ فرقہ " " "

دیکھو فرقہ احمد رضاء بریلوی جو اس کو نہ مانے کیا کہتے ہیں

دیکھو جماعت اسلامی، غربائے اہلحدث وغیرہ کیا کہتے ہیں

اس لئے بعیت صرف نبی ﷺ یا خلیفہ المسلمین سے کی جا سکتی ہے۔ اور وہ خلیفہ دنیا میں ایک وقت ایک ہی ہوتا ہے۔ جیسے خلیفہ عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبد العزیز وغیرہ۔

امام کا مفہوم

اس کا اطلاق تین طرح پر ہے۔ امام نماز، امام علم جیسے ائمہ اربعہ اور محدثین کی جماعت وغیرہ۔ تیسرے امام جہاد، جو جہاد میں صاحب امر ہو۔ اس کے متعلق دوسری حدیث میں یوں آیا ہے۔

انما الامام جنة يقاتل من ورائه ويتقى به (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ)

امام ڈھال ہوتا ہے اور اسکے پیچھے ہو کر قتال کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ دشمنوں سے

بچاؤ پکڑا جاتا ہے۔

کیا الکندی صاحب بھی ایسے ہی ہیں۔ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے سے کوئی محدث نہیں بن جاتا ہے۔میاں صاحب عمر بھر کرایہ کے مکان میں رہے۔اگر چاہتے تو آپ سے اچھا مکان ان کے مرید بنا کر دیتے۔

حباب بحر کو دیکھا کہ وہ کیسے سر اٹھاتا ہے

تکبر وہ بری شئ ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

امام جہاد صاحب سیف و سیاست ہوتا ہے۔حدود شرعیہ نافذ کرتا ہے۔دیوانی فوج داری عدالتیں بناتا ہے

شاہ ولی اللہ کا بیان

حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اپنی بے نظیر کتاب ازالۃ الخفاء جلد اول میں خلافت کی تعریف یوں کی ہے۔

خلافت نام ہے سرداری کا جو دین کو قائم کرنے کیلئے ہو۔علوم دینیہ کے زندہ رکھنے سے اور ارکان اسلام کو قائم کرنے سے اور جہاد اور اسکے متعلقات کے قائم کرنے سے یعنی لشکروں (فوجوں) کے ترتیب دینے اور غازیوں کے حصے مقرر کرنے اور ان کو مال فئے (وہ اموال مراد ہیں جو لڑائی سے پہلے ہی کفار اور حربی چھوڑ کر بھاگ جائیں اور مال مسلمانوں کے ہاتھ لگے) میں سے عطا کرنے سے اور قضاء کو قائم کرنے اور حدود شرعیہ کے قائم کرنے اور ظلم کے دور کرنے اور نیکیوں، بھلائیوں کا حکم کرنے اور برائیوں سے منع کرنے سے نبی رحمت ﷺ کی نیابت میں۔

اس لئے میں واضح کرنا چہتا ہوں کہ جس طرح مرزائیوں ۔عنایت اللہ خان کی خاکساری جماعت اور ابواعلیٰ مودودی کے تابعداروں کو دھوکہ مندرجہ ذیل حدیث سے لگا ہے شاید الکندی کو بھی لگا ہے یا تجاھل عارمانہ کی چال چلتے ہیں تا کہ پہاڑ سے اتر کر میدانی

لوگوں پر ہمیشہ کیلئے حاکم بن کر رہیں۔ایک طرف برطانیہ کے ایلیکشن کی پیروی تو دوسری طرف حدیث شریف کی معنوی تحریف!

"من خرج من الطاعة و فارق الجماعة فمات میتة جاهلیة

(مسلم،مشکوۃ شریف)

جواطاعت امیر سے خارج ہوا،اور جماعت سے الگ ہوگیا پس وہ مرجائے تو جاہلیت کی موت مرتا ہے

مادی خیانت کے بعد علمی خیانت

بقول مولانا محمد مقبول آکھرنی کے عبد الطیف الکندی نے ایک بڑے اجتماع میں حدیث "ید اللہ علی الجماعة ومن شذ شذ فی النار" کی اسطرح شرح،تشریح کی کہ جو بر بر شاہی جمعیت سے منسلک نہ ہوں وہ باغی اور جہنمی ہیں۔

بس سمندر دیکھ لی ہم نے تیری دریا دلی
تشنہ لب رکھا صدف کو بوند پانی کی نہ دی

اس لئے میں نے صرف اللہ تعالیٰ کی رضاء اور رسول عربی ﷺ کی محبت کے لئے ہی یہ چند صفحات لکھے جن لوگوں نے الکندی کو پڑھایا۔اور پھر مدینہ روانہ کیا تاکہ علم دین پڑھ کر آئے اور وادی کشمیر میں قرآن وسنت کی روشنی پھیلائے،

اب انہی لوگوں پر اپنا علمی رعب جماتا ہے۔کبھی کہتا ہے کہ راقم گلاب نے ناصر الدین البانی کو کیمینسٹ لکھا ہے اور کہا ہے کبھی کہتا ہے کہ میں نے مصنف عبد الرزاق کا مطالعہ کیا ہے اور بڑے عربی عالم کو ہرایا ہے۔اور کبھی ایسے لوگوں کے لئے مقدمات لڑتا ہے جن کے کیس سے وہ بے خبر ہی ہوتا ہے۔کبھی گھر جا جا کر پرانے ناظم اعلیٰ عبد الرحمان بٹ کی مخالفت کرتا رہتا ہے۔

مجھے ایک واقعہ یاد آیا کہ ایک بار ابو علیٰ مودودی صاحب کو مولانا صادق سیالکوٹی صاحب

سے مکالمہ اسی مسلہ پر ہوا تھا تو صادق سیالکوٹی نے کہا تھا کہ آپ کس آیت یا حدیث سے جہاد کی بیعت لیتے ہیں۔ اپنی اطاعت خلفائے راشدین کی اطاعت کی طرح کیوں واجب قرار دیتے ہیں۔ اور دار الاسلام قائم کرر کھے ہیں حالانکہ یہ کام ایک سچ مچ امیر۔ خلیفہ اور بادشاہ کے متعلق ہیں۔ تو مودودی صاحب نے جواب دیا! اچھا آپ مجھے امام جہاد ہی کہہ لیں۔ محمد صادق (صاحب صلوٰۃ رسول) نے کہا جب آپ جہاد نہیں کرر ہے ہیں پھر انگریزی حکومت کی رعایا کے ایک مجبور اور محکوم آدمی کو کیسے امام جہاد مان لوں؟ خود ہی فرمائیں۔ غرض آخیر پر کہا کہ اگر مجھے اختیار اور حکومت حاصل نہیں لیکن ہوں میں امام جہاد اور دعوت ہے میری ''اقامت دین''

ایک آدمی کو اگر حکومت نے ڈی۔ سی یا ایس۔ پی D.C or S.P مقرر نہیں کیا وہ آدمی ان عہدوں کے اختیارات کس طرح استعمال کر سکتا ہے۔ آپ جب اولی الامر سے نہیں ہیں پھر کس طرح اپنی اطاعت دوسروں پر واجب قرار دیتے ہیں۔ اور بغیر جہاد کے کس طرح امام جہاد بن جاتے ہیں۔ مولانا مودودی صاحب نے کہا ہم بیعت ایسی ویسی نہیں لیتے صرف اقرار کراتے ہیں کہ دین کی خدمت کرنی ہوگی۔

محمد صادق سیالکوٹی: مولانا صاحب کتاب ''دستور جماعت اسلامی'' میں تو آپ نے لکھا ہے۔ جان، مال، اولاد، خوش اقارب سب جماعت کے حوالے کرنا ہوگا ہی تو جہاد کی بیعت ہے۔ ایسی جہاد کی بیعت تو از روئے اسلام صرف امام ریاست ہی لے سکتا ہے جسکے ہاتھ میں اقتدار اور حکومت ہو۔ فوج اور سپاہ ہوں۔

جاہلیت کی موت

قادیانی حضرات اکثر سادہ لوح عوام کے سامنے یہ حدیث پڑھتے ہیں

"من مات ولم یعرف امام زمانه مات میتة جاهلية" جس نے وقت کے امام یعنی اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا وہ کفر کی موت مرتا ہے۔ یہ حدیث محدثین کے

نزدیک ضعیف ہے۔ صحیح حدیث اسطرح ہے جو مسلم شریف میں ہے "من مات ولم یکن فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة" جو آدمی بغیر امام کی بعیت کے مرے گا۔ وہ کفر کی موت مر گیا۔ اس سے مراد خلیفہ باسیاست ہے۔

ایسے وقت میں جب کوئی امام نہ ہوتو پھر یہ اسکا قائم مقام نہیں ہوسکتا کہ وہ کسی امام نماز سے بعیت کر کے خوش ہو جائیں کہ ہم نے اس پر عمل کیا اس کو ثبوت اس حدیث سے ملتا ہے جسکو امام بخاری نے لایا ہے۔ حضرت حذیفہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ جب اے نبی ﷺ امام نہ ہو نہ جماعت ہو تو کیا کروں تو فرمایا سب سے الگ ہو کر اللہ اللہ کیا کرو۔

امام امیر سے مراد اگر کوئی تنظیمی صدر۔ مسجد کا امام وغیرہ ہوتا جسکو سیاسی قدرت نہ ہوتو صحابی مذکور یہ سوال نہ کرتا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ یہ جواب دیتے کیونکہ ایسے امام تو ہر وقت مل سکتے ہیں جو سیاست سے خالی اور بعیت کے دلدادہ ہوتے ہیں:

۱۔ امیر باسیاست ملے تو حدیث واجب العمل ہے۔

۲۔ آجکل کوئی باسیاست امام نہیں ہے اس لئے حدیث کا دوسرا ٹکڑا واجب العمل ہے۔ اعتزال الفرق کلھا۔

۳۔ امام کا لفظ سب سے اول انبیاء کرام پر بولا گیا ہے۔ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (سورہ بقرہ)

ان انبیاء کی اقتداء کمال درجہ کی ہوتی ہے یعنی یہ حضرات مذہبی احکام میں تمام لوگوں کیلئے اسوہ حسنہ ہوتے ہیں ان کی اطاعت کمال درجے کی ہوتی ہے۔ ان کی اطاعت سے نجات ہوتی ہے۔" من یطع الرسول فقد اطاع الله" سورہ نساء آیت ۸۰) جو رسول کی اطاعت کرے گا اسی نے اللہ کی فرمانبرداری کی۔

۲۔ دوسرے معنیٰ امام کے انبیاء کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے والے علماء کرام ہیں جیسے مشہور اماماں دین ابوحنیفہ۔ امام شافعی۔ امام مالک وغیرہ مگر انکی اطاعت مستقل نہیں جس طرح نبیوں کی تھی۔ بلکہ وہ مشروط ہوتی ہے۔ ان ہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"وجعلنا هم ایمة یهدون بامرنا ......لنا عابدین (سورہ نساء آیت ۷۳) ہم نے ان کو پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں۔۔۔۔وہ سب ہمارے عبادت گذار بندے تھے۔اسی درجہ کے حصول کیلئے ہم مسلمانوں کو دعا سکھائی گئی ہے۔

"وجعلنا للمتقین اماما" (سورہ فرقان آیت ۷۴) ورنہ امامت نبوت کیلئے کوئی مسلمان دعا نہیں کرسکتا۔ترجمہ:اورہمیں پرہیز گاری کا پیشوا بنا۔

غرض سیاق وسباق دیکھنا بہت ضروری ہے۔دوسروں کو باغی کہنا الکندی کو زیب نہیں دیتا۔دوسری طرف باغیوں کے گھر جا کر جمعیت بر برشاہ کی رام کہانی سنانا۔

مندرجہ ذیل عبارت کو دیکھیں۔

"وکل شی احصینه فی امام مبین" (سورہ یاسین آیت ۱۲) یہاں مراد امام سے لوح محفوظ ہے۔

"وجعلنا هم ائمة یدعون الی النار" (سورہ قصص آیت ۴۱) یہاں مراد امام کی جمع ہے جہنم کی طرف بلانے والے سردار جیسے فرعون (گویا فرعون بھی امام ہے)

امام نماز۔امام اسلیئے مقرر کیا جاتا ہے کہ اسکی اقتداء کی جائے جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔"واذا سجد فاسجدوا" جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

ایک معنیٰ امام کے مسلمان حاکم وقت۔امام ایک ڈھال ہے جسکی اوٹ میں جہاد کی جاتی ہے (بخاری مسلم) اسی امام کو دوسری حدیث میں سلطان کہا گیا ہے۔چنانچہ ارشاد ہے "السلطان ظل الله یاوی الیه کل مظلوم" سلطان زمین پر خدا کا سایہ ہے اسکے پاس مظلوم آتے ہیں عدل کرے تو اس کیلئے اجر ہے اور رعایا کیلئے شکر واجب ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب امارت)

اکثر انبیاء بغیر حکومت کے تھے مثلاً ابراہیمؑ۔نوحؑ۔ادریسؑ۔یحییٰؑ وذکریاؑ اور عیسیٰؑ اور بعض باسیاست بھی مثلاً داؤدؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس لئے من شذ پڑھتے وقت صحیح تشریح کیا کریں۔کیونکہ آج کل ہر جماعت میں امیر

بن گئے ہیں۔امیر جماعت غربائے اہلحدیث۔امیر جماعت خاکسار۔امیر جماعت تبلیغ۔ امیر جماعت خدام الدین۔ امیر جماعت اسلامی ۔امیر جماعت احمدیہ۔ امیر جماعت لاہوری۔اورامیر جماعت اہلحدیث وغیرہ۔اگروہ امارت ہوتی تو پھر حکم ہے کہ پہلی امارت کے بعددوسرے کوقتل کرو۔

میاں نذیرحسین دہلوی اورنواب صدیق حسن خان بھوپال میں نواب صدیق حسن نے جواہم کام کیا۔اسے خواہش ہوئی کہ بھوپال میں قاضی قضاء، چیف جسٹس کی زمہ داریاں خاتم المحدثین شیخ الکل فی الکل نذیرحسین اپنے کندھوں پراٹھالیں۔لگ بھگ ۱۸۸۰ء تھا جب ہزارروپئے آج جس کی قیمت (Rs 2 lacks۲) لاکھ روپئے سے کسی صورت میں کم نہ ہوگی ماہانہ اوراس کے علاوہ رہایش۔سواری۔خدم وحشم اور دوسری تمام آسانیوں کی پیشکش ہوئی۔لیکن ایثاراورقربانی کے اس پتلے نے نواب صدیق حسن خان کی پیش کش کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے قبول کرنے سے معزرت کردی اور یہ لکھا کہ "میرے بھائی میں اگرآپکے خوان یعماء پرآجاؤں تو دنیا کے گوشہ گوشہ سے آنے والے یہ بے یارومددگار علوم دین کے تشنہ کام طلبہ جومیرے ساتھ معمولی چٹائی پر بیٹھ کرخشک روٹی میرے ساتھ کھا کرعلم دین حاصل کرتے ہیں کہاں جائیں گے (مجموعہ مقالات مولانا عبدالحمید مدنی ص ۳۵۰)

حتیٰ کہ راقم کے گھرمیں مولانا عبدالمعید مدنی نے مذید سنایا کہ کہا تھا اچھا طلباء کی خاطر ہی رقم بھیجا کروں تا کہ طلباء کوکھانے پینے کی سہولیت ہوجائے۔کہا اللہ ان کوکھلاتا اور پلاتا ہے یہ تھی بے نیازی اور خلوص۔خودبھی عمرپھرکرایہ کے مکان میں رہےاور پڑھنے پڑھانے کی اتنی مشغولیت تھی کہ ایک اپنا جھونپڑا بھی نہ بنا سکے تفصیل دیکھنی ہوتو کتاب "الحیات بعدالممات" کو پڑھیں۔

ڈپٹی سیداحمد حسن صاحب تفسیراحسن التفاسیر

مزیدایک واقعہ خلوص اورتقویٰ کا سن لو۔میاں نزیرحسین محدث کے ہی ایک شاگرد اپنے دورکے محدث ومفسرحافظ ڈپٹی سیداحمد حسن محدث دہلوی (۱۲۵۸ھ۔

۱۳۳۸ھ) رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ بلوغ المرام کے محشی، تنقیح الرواۃ فی شرح المشکوۃ اور تفسیر احسن التفاسیر اور آیات الاحکام من کلام رب الانام اور تفسیر حواشی احسن الفوائد آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی کے صدر سے کون واقف نہیں۔ آپ کی پرورش قلعہ معلی میں ہوئی تھی اور آپکی شادی عربی وار دو دونوں کے مشہور صاحب طرز ادیب ونا قد ڈپٹی نزیر احمد کی صاحبزادی (لڑکی) سے ہوئی تھی۔ آپکی علمی صلاحیت اور مختلف عصری علوم وفنون میں غیر معمولی قابلیت کی بنا پر انگریزی حکومت نے ڈپٹی نزیر احمدؒ کی معرفت دہلی میں کلکٹر کی پیش کش کی، لیکن استعمار اور ارباب تثلیث (عیسائیوں) سے شدید نفرت رکھنے والے داعی و مصلح اور غیور اہلحدیث نے بغیر کسی تاخیر کے یہ پیشکش رد کردی۔

بہ آرزوئے گوشت مردن بہ   زتقاضائے زشنت قصاباں

علامہ نذیر احمد رحمانیؒ صاحب اہلحدیث اور سیاست

مولانا علامہ عبد الحمید رحمانی کے استاذ تھے۔ مولانا عبد الحمید رحمانیؒ کے بیان کے مطابق انکی پوری زندگی خودداری، غیرت، بے نیازی، زہد، صبر وقناعت اور ایثار وقربانی کا نمونہ تھی۔ زندگی کے آخری لمحات تک انکی پوری جائیداد اپنے آبائی گاؤں املو مبارکپور میں ایک سادہ مکان کے علاوہ کوئی چیز نہیں رہی۔ تقسیم ملک کے بعد ایک وقفہ تک دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ میں اور اسکے بعد "جامعہ رحمانیہ بنارس" میں انہوں نے مستقل مزاجی کے ساتھ مستقبل کے ہندوستان میں تاریخ نگاری کے بجائے "تاریخ سازی" کرنے والوں اور برصغیر ہندو پاک کی علمی۔ دعوتی، ثقافتی اور سیاسی اور جنگ آزادی کی تاریخ سے ملک میں سب سے زیادہ نمایا حیثیت اور خدمت کرنے والی جماعت اہلحدیث کو دودھ کی مکھی کی طرح نکال دینے والے ظالم مورخین کی چالاکیوں کا پردہ چاک کرنے کیلئے "اہلحدیث اور سیاست" اور جارحانہ حنفیت کے علاج کیلئے "انوار مصابیح" اور حلوہ مانڈہ کی شریعت کے حامل شرکیات اور بدعات کیلئے "ردعقائد بدعیہ" اور نئی پود کی تعلیم وتربیت کیلئے "چمن

اسلام'' جیسی تصنیفات انہوں نے پیش کیں۔

شیخ عطاء الرحمن بانی دارالحدیث رحمانیہ کے خلف الرشید شیخ عبدالوہاب دہلوی نے کراچی میں تقسیم ملک کے بعد کراچی میں دارالحدیث کا احیاء کیا۔اورانتظامی۔تعلیمی کمالات کے پیش نظرآپ کوایک ہزار ماہانہ(جوآج ۵۰ ہزار ہوتے ہیں)اورہدیۃ شاندار مکان اور دوسری سہولیات پیشکش کی۔اورکراچی آنے کوکہا۔آپ کی تنخواہ بھی معمولی تھی۔اس کے علاوہ بہت کچھ مشکلات میں پھنسے تھے۔مگرآپ کے ہندوستان کی مظلوم اقلیت اوراس کی مظلوم اقلیت میں بھی اس کی اکثریت کے ظلم اور جورطعن وتشنیع کی شکاراہلحدیث اقلیت کو چھوڑکر جانا گوارانہ کیا اور صاف جواب دیا کہ میں تاجر(Business man)نہیں ہوں۔(یہ آج کے ناظم اعلیٰ نہیں تھے)خادم علم دین ہوں۔تنخواہ اورآسانیوں کی سودابازی مجھے مات نہیں دے سکتی۔میں خشک روٹی پر گذارہ کرکے ہندوستان میں ہی دین کی خدمات کرنا اپنے لئے باعث شرف وسعادت سمجھتا ہوں(تفصیل مجموعہ مقالات جلددوم ص ۳۵۰ سے ۳۵۳ دیکھیں)

ان علمائے کرام نے تبلیغ سے زیادہ تعلیم کی طرف توجہ دی اور کردار بھی اچھا تھاتو فائدہ ہی فائدہ رہا۔اب اکثرلوگ جلسوں اورکانفرنسوں کے شوقین ہیں اوراجتماعات سے ان کو راحت ملتی ہے۔بقول مولاناحکیم اجمل خان صاحب کے''جلسوں۔کانفرنسوں کی حیثیت اب سیاسی ریلیوں سے زیادہ نہیں رہی۔تبلیغی جماعت والے تواجتماعات میں چلے دینے والوں کے نام لکھتے ہیں۔مگریہ ایک رواج بن گیا ہے۔

اب اہلحدیثوں میں اکثرعلماء کونظرانداز کرکے پیشہ ورمقرروں سے تقریریں کرائی جاتی ہیں۔اس طرح جماعت کے اہم علمائے کرام کوایک طرف بٹھاکررسواکیاجاتا ہے۔اجتماعات پربےانتہاروپۓ خرچ کیاجاتا ہے۔پھراتنا ہی شامیانوں۔دعوتوں اورمقررین کے نزرانوں پرخرچ ہوتا ہے۔(اہلحدیث جولائی ۲۰۰۸)

افسوس اس بات کا ہے کہ مخلص علماء اورباکردارعلماء خال خال ہی دکھائی دیتے ہیں۔جو

کام یہاں میاں نزیر حسین صاحب نے شروع کیا تھا وہ بنیادی نوعیت کا کام زیادہ آگے نہ بڑھ سکا۔اور ہم دیکھتے ہیں کہ لگ بھگ ۲۵ سالوں سے اب ہم اقتدار و شہرت کی خاطر رسمی اور عارضی چیزوں میں الجھ گئے ہیں۔داخلی مسائل سے کبھی فرصت ملی تو مجلس خطابت میں اپنی صلاحتیں لگادیں۔دوسرے لوگ اپنے طور کام کرنے لگے حتیٰ کہ مولانا محمد اسماعیل سلفی نے فرمایا"علماء دیوبند کو انکی علمی خدمات نے اتنا ہی اونچا کیا جتنا مناظرات نے ہم کو نیچا دکھایا اور ذہنی طور جماعت کو قلاش کردیا۔" اللہ تعالیٰ رحم کرے ان پیٹرول ڈالروں نے جاعت اہلحدیث کو بہت نقصان پہنچایا۔پہلے علماء کو دیکھ کر اللہ یاد آتا تھا۔آج کے علماء

اگر گویم زبان سوزد۔

یہی وجہ ہے کہ پرانے سلف جو ہمارے تھے ان کے دل میں کھوٹ نہیں تھا۔اور کہنے سے زیادہ کرنے پر(practical)زور دیتے تھے۔وہ قوال نہیں تھے فعال تھے۔ میرے استاد محترم مولانا عبدالرحمان توریؒ نے آج سے لگ بھگ ۵۶ سال پہلے جو تقریر کی تھی،جو آئین جمعیت اہلحدیث ۱۹۵۸ء صفحہ نمبر ۸ اور ۹ پر درج ہے۔ملاحظ فرمائیں تمہید سال ۱۹۵۸ء۔

"نظم ضبط کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہے یا یوں کہئے کہ یہ آپس میں لازم و ملزوم ہیں جہاں ضبط نہیں وہاں نظم بھی نہیں۔ضبط وانضباط کے بغیر جمعیت کا قیام اور تنظیم کی بقا ممکن نہیں ہے۔ضبط کیا ہے جماعتی تشکیل کی روح ہے۔افراد جماعت کیلئے اخلاقی لگام ہے۔ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنے کی ضمانت ہے۔اور مقررہ قوانین اور مرتبہ آئین کی پابندی کا نام انضباط ہے۔(دستور جمعیت الحدیث جموں وکشمیر سرینگر سال ۱۹۵۸ء میں شوپیان کانفرنس میں پیش کیا گیا)" خاکسار مولوی عبدالرحمان نوری (ناظم نشر واشاعت)

گل گئے گلشن گئے جنگل دھتورے رہ گئے
اڑ گئے دانا جہاں سے بے شعورے رہ گئے

آخر کو دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرما۔ میں اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں گا اور توبہ کرتا ہوں۔ میرے ماں باپ کی مغفرت فرما۔ میرے استاد خاصکر مولانا عبدالرحمان نوریؒ اور مولانا حکیم عبیداللہ رحمانی کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرما۔ اور آخیر پر اپنے لئے تیرا عفو اور معافی چہتا ہوں۔ اور میرا نام بہشت والوں میں درج کرنا۔ آمین اور میری طرف ہمیشہ نبی رحمت ﷺ پر درود سلام بھیج۔

یرجو ابہ العفوا عن الزلات۔۔ والتمزل الاسمی من الجنات
وصل یارب وسلم دائیما۔۔ علی المبعوث بالکتاب والھدیٰ

سلام اس پر کہ جس کو خاتم پیغمبری کہیے
ختام المرسلین کہیے نبی آخری کہیے
سلام اس پر کہ دنیا نے ہے جس سے زندگی پائی
مسلمانوں نے جس کے در سے بندگی پائی

مفتی عبدالرؤف گلاب
باغ دنیا ہوس نمبر ۸۔ اے النور کالونی۔ چھانپورہ
فون نمبر:9469033962